السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کے ضعیف پرزوں کوتلف کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے۔ نیز حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلانے کے فعل کی دلیل سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے؟ دفن کرنا یا دریا برد کرنا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کے بوسیدہ اوراق یا پرزوں کے کسی محفوظ مقام پر دفن کردیا جائے۔ یا کسی کنوئیں یا نہر وغیرہ میں ڈال دیا جائے یا اوراق کو دھوڈالا جائے۔فتنے کا ڈر نہ ہو تو جلانے کا بھی راز ہے۔ چنانچہ اسماعیلی کی روایت میں ہے۔ «ان تمح او تحرق» یعنی اوراق کوتلف کردیا جائے یا جلا دیا جائے۔

شارح صحیح بخاری ابن بطال نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن کتابوں میں اللہ کا نام لکھا ہوان کو آگ سے جلادینا جائز ہے۔ اور اس میں ان کا اکرام ہے۔ اور پاؤں کے نیچے آنے سے بچاؤ ہے۔ طاووس نے کہا جن چٹھیوں میں ''بسم اللہ'' لکھی ہوتی تھی۔ انہیں اکھٹا کرکے جلا دیا جاتا تھا۔ عروہ نے بھی اسی طرح کیا۔

البتہ ابراہیم نے اس فعل کو مکروہ سمجھا ہے(9/21)حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فعل حفاظت قرآن کی نصوص کے پیش نظر تھا۔ اسی بنا پر فعل ہذا کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی مستحسن سمجھا تھا۔ (فتح الباری 9/21)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص212

محدث فتویٰ